

Publication Information

الاسوة ریسرچ جرنل

AL-USWAH Research Journal

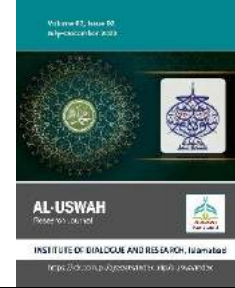
Publisher: Institute of Dialog and Research, Islamabad

E-ISSN 2708-2566 P-ISSN 2708-8786

Vol.02, Issue 02 (July-December) 2022

<https://idr.com.pk/ojs3308/index.php/aluswa/index>

HEC Category "Y"



Title

رسول اللہ ﷺ کے غیر مسلموں کے ساتھ معاشی تعلقات

Translation:

The Economic Correspondence of Holy Prophet S.A.W with the non-Muslims

Author

Dr. Razia Shabana

Associate Professor, Department of Islamic Studies

Bahauddin Zakariya University, Multan

Email: raziashabana@bzu.edu.pk

Muhammad Ajmal

M. Phil Scholar Islamic Research Centre, Department of Islamic Studies

Bahauddin Zakariya University, Multan

Email: muhammadaajmalbzu@gmail.com

How to Cite:

Dr. Razia Shabana, and Muhammad Ajmal. 2022. "رسول اللہ ﷺ کے غیر مسلموں کے ساتھ معاشی تعلقات".

The Economic Correspondence of Holy Prophet S.A.W With the Non-Muslims". AL-USWAH Research Journal 2 (2).

<https://idr.com.pk/ojs3308/index.php/aluswa/article/view/23>.

Copyright Notice:

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 3.0 License.



رسول اللہ ﷺ کے غیر مسلموں کے ساتھ معاشی تعلقات

The Economic Correspondence of Holy Prophet S.A.W with the non-Muslims

Dr. Razia Shabana

Associate Professor, Department of Islamic Studies

Bahauddin Zakariya University, Multan

Email: raziaashabana@bzu.edu.pk

Muhammad Ajmal

M. Phil Scholar Islamic Research Centre, Department of Islamic Studies

Bahauddin Zakariya University, Multan

Email: muhammadajmalbzu@gmail.com

Abstract

Islam, the proponent of peace, is the pioneer of reverence and truthfulness. According to Islam, every individual among humans deserves equality. However, it has fostered relationships with the non-Muslims while firmly enduring Islamic laws and values. Islam not only countenances the cordial societal bonds but also determines the economic correspondence to allure the non-Muslims towards Islamic principles. ALLAH Almighty has revealed his guidance towards humans, from his last Prophet Mohammad S.A.W, to praise their creator. Also, Islam accompanies how to conduct business and trade for their subsistence and praises assiduousness in business dealings. The Holy Prophet S.A.W himself performed business with the non-Muslims, took loans, and kept mandates with them. Thus, Islam has emphasized to engaged in social and societal observance with non-Muslims to promote serenity among humans. Through this dissertation, we have concluded that how Holy Prophet S.A.W accomplished his societal associations with the non-believers. Moreover, we have manifested that building the social connections with the non-Muslims are not averse to Islam.

Keywords: Economic Correspondence, Holy Prophet Correspondence with non-Muslims, Economic Correspondence with non-Muslims

تمہید:

یہ ایک یقینی بات ہے کہ اسلام امن کا داعی انسانیت کے لیے رواداری اور صداقت کا علمبردار ہے۔ اسلام کی رو سے انسانیت کا ہر فرد مساوات کا مستحق ہے لیکن اسلام نے مذہبی رواداری کے قوانین پر ثابت قدم رہتے ہوئے غیر مسلموں سے تعلقات کو بھی فروغ دیا ہے۔ اسلام غیر مسلموں کے ساتھ جہاں حسن سلوک، سماجی اور معاشرتی تعلقات کو جائز قرار دیتا ہے وہاں معاشی تعلقات کا بھی حکم دیتا ہے تاکہ غیر مسلم اسلام کی بنیادی تعلیم کی طرف متوجہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کے ذریعے جس طرح انسانوں کو یہ ہدایت دیں کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کی ہی عبادت کریں اسی طرح اس نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعے یہ بھی رہنمائی فرمائی کہ دنیا میں خرید و

فروخت، صنعت، تجارت اور محنت و مزدوری اور تمام معاشی معاملات کس طرح انجام دیئے ہیں۔ خود نبی کریم ﷺ نے غیر مسلموں کی مزدوری کی، ان سے قرض لیا اور دیا اور غیر مسلموں کے پاس عاریتاً چیزیں رکھوائیں اور غیر مسلموں کے ساتھ خرید و فروخت اور تجارتی مبادلہ جات جیسے معاشی معاملات میں حصہ لیا ہے۔

اس مقالے کے توسط سے ہم اس نہج تک پہنچیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کے ساتھ معاشی تعلقات کس طرح سرانجام دیئے۔ اور اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ غیر مسلموں کے ساتھ معاشی تعلقات قائم کرنا اسلام کے منافی نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے غیر مسلموں کے ساتھ معاشی تعلقات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

■ رسول اللہ ﷺ کا اونٹ قرض لینا۔

■ یہودی سے بیع مسلم کرنا۔

■ غلام کی خرید و فروخت کرنا۔

■ یہودی کا قرض ادا کرنا۔

■ زراعت میں شراکت داری۔

■ غیر مسلم کو اجرت پر لینا۔

■ یہودی سے قرض لینا۔

■ کنواں خریدنا۔

■ غیر مسلم کی ملازمت کرنا۔

■ غیر مسلم کے ساتھ تجارت کرنا۔

■ غیر مسلم سے ادھار لینا۔

رسول اکرم ﷺ کا اونٹ قرض لینا:

”عن ابی ہریرۃ قال ، کان لرجل علی رسول اللہ ﷺ حق فاغلظ لہ فہم بہ اصحاب النبی ﷺ فقال

النبی ﷺ ان لصاحب الحق مقالا فقال لهم اشتروا لہ سنا فاعطوه اياه فقالوا انا لا نجد الا سنا هو

خیر من سنہ قال فاشتروه، فاعطوه اياه فان خیرکم او خیرکم احسنکم قضاء۔“ [۱]

ترجمہ ”: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص (یہودی) کا رسول اللہ ﷺ پر قرض تھا۔ اس نے آپ کو سخت بُرا بھلا کہا۔ صحابہؓ نے ارادہ کیا کہ اس کو سزا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ جس کا حق ہے اس کو کہنا زیبا دیتا ہے۔ (یہ اخلاق نبوت کی دلیل ہیں) پھر آپ نے صحابہؓ سے فرمایا۔ ایک اونٹ خرید کر اس کو دو۔ صحابہؓ نے عرض کی

کہ ہمیں تو اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ملتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ وہی خرید کر دے دو۔ کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرض کو اچھی طرح ادا کرے۔“

”عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اتی النبی ﷺ رجل یتقاضاہ فاغلظ لہ‘ فہم بہ اصحابہ فقال دعوہ‘ فان لصاحب الحق مقالاً۔“ [۲]

ترجمہ: ”نبی کریمؐ کی خدمت میں ایک شخص (یہودی) قرض مانگنے میں سخت تقاضا کرنے لگا۔ صحابہؓ نے اس کی گوشمالی کرنی چاہی۔ تو نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ حق دار ایسی باتیں کہہ سکتا ہے۔“
تشریح:

”سبحان اللہ! آپ ﷺ کا کیا عدل و انصاف تھا۔ اپنے صحابہؓ کو یہ فرمایا کہ تم قرض خواہ کی مدد کرو۔ میری رعایت کیوں کرتے ہو۔ حق اور عدل و انصاف کا خیال اس سے زیادہ کیا ہو گا۔ آپ ﷺ کی نبوت کی یہ ایک کھلی دلیل ہے اور نبی ﷺ کے علاوہ کسی بھی دوسرے سے ایسا عدل و انصاف ہونا ممکن نہیں ہے اور قرض خواہ بھی جو کہ غیر مسلم تھا۔ وہ آپ ﷺ کے اس عدل و انصاف کو دیکھ کر مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے آپ ﷺ سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں دیکھا۔“

یہودی کے ساتھ بیع مسلم کرنا:

”عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال کان بالمدينہ يهوديا وكان يسلمني تمرى الى الجداد وكانت لجابر الارض التي بطريق رومة فجلست فخلا عاماً فجاءني اليهودي وعند الجداد ولم اجد منها شيئاً فجعلت استنظره الى قابل فيأبى فاخبر بذلك النبی ﷺ فقال لا صحابه امشوا نستنظر لجابر من اليهودي فجأؤوني في نخلي فجعل النبی ﷺ يكلم اليهودي فيقول ابا القاسم لا انظره فلما رأى النبی ﷺ قام فطاف في النخل ثم جائه فكلمه فابى فقمتم فجئت بفليل رطب فوضعتہ بين يدي النبی ﷺ فاكل ثم قال اين عريشك يا جابر فاخبرته فقال افرش لي فيه ففرشته‘ فدخل فرقد ثم استيقظ فجئته‘ بقبضة اخرى فاكل منها ثم قام فكلم اليهودي فابى عليه فقام في الرطاب في النخل الثانية ثم قال يا جابر حد و اقض فوقف في الجداد فجددت منها قضيتہ‘ وفضل منه فخرجت حتى جئت النبی ﷺ فبشرته‘ فقال اشهد اني رسول الله ﷺ۔“ [۳]

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا۔ جو مجھ سے میری کھجوروں کے کاٹنے کے وقت تک کے لیے بیع مسلم کیا کرتا تھا۔ میری ایک زمین بڑ رومہ کے راستے پر تھی۔ ایک سال اس میں کچھ پیداوار نہ ہوئی۔ میرے پاس وہ یہودی پھل کاٹنے کے وقت آیا۔ جبکہ میں اس سے کچھ نہیں کاٹ سکا تھا۔ میں نے اس سے آئندہ سال کے لیے مہلت مانگی۔ لیکن اس نے انکار کیا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے صحابہؓ سے

فرمایا کہ چلو جابر کو اس یہودی سے مہلت دلائیں۔ چنانچہ یہ لوگ میرے باغ میں آئے اور نبی کریم ﷺ نے اس یہودی سے مہلت دینے کو کہا تو اس یہودی نے کہا اے ابوالقاسم! میں اس کو مہلت نہیں دوں گا۔ جب نبی کریم ﷺ نے یہ حالت دیکھی تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور باغ میں گھومے۔ پھر اس یہودی کے پاس آئے اور گفتگو کی۔ لیکن وہ نہ مانا۔ میں کھڑا ہوا اور تھوڑی سی کھجوریں لے کر آیا اور آپ ﷺ کے سامنے اس کو رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے ان کو کھایا پھر فرمایا۔ اے جابر! تیری جھونپڑی کہاں ہے؟ میں نے آپ ﷺ کو وہ جگہ بتادی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، میرے لیے کوئی فرش بچھا دے۔ یہ سن کر میں نے فرش بچھا دیا۔ آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے اور سو گئے۔ پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے اور یہودی سے مہلت کے متعلق گفتگو کی۔ لیکن وہ نہ مانا تو آپ ﷺ نے تیسری بار اس کھجور کے درخت کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا، اے جابر! تم پھل کاٹتے جاؤ اور اس کو ادا کرتے جاؤ۔ آپ کھجور کاٹنے کی جگہ پر بیٹھ گئے۔ چنانچہ میں نے اتنی کھجوریں توڑ دیں۔ جس سے میں نے اس یہودی کا قرض اتار دیا اور کچھ باقی بھی بچ گئیں۔ میں باہر نکلا۔ یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کو خوشخبری سنائی۔ آپ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں۔“

غیر مسلم سے غلام کی خرید و فروخت کرنا:

۱۸۔ ”وقال النبی ﷺ لسلمان ، کاتب وکان حراً فظلموه وباعوه۔“ [۴]

ترجمہ: ”اور نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کو فرمایا تھا کہ اپنے یہودی مالک سے مکاتبہ کر لے۔ حالانکہ سلمان اصل میں پہلے ہی آزاد تھے۔ لیکن کافروں نے ان پر ظلم کیا اور ان کو بیچ دیا۔“

تشریح:

اللہ تعالیٰ نے مختلف حالات کے لوگ پیدا کئے۔ کوئی غلام ہے، کوئی بادشاہ ہے، کوئی مالدار ہے کوئی محتاج، اگر سب برابر اور یکساں ہوتے تو کوئی کسی کا کام کا ہے کو کرتا۔ زندگی دو بھر ہو جاتی۔ پس یہ اختلاف حالات اور تفاوت درجات حق تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے۔

کتابت اسکو کہتے ہیں کہ غلام مالک کو کچھ روپیہ کئی قسطوں میں دینا قبول کرے۔ کل روپیہ ادا کرنے کے بعد غلام آزاد ہو جاتا ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ کو کافروں نے غلام بننا رکھا تھا۔ مسلمانوں نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔ حدیث سلمانؓ میں مزید تفصیل یوں آئی ہے؛

”ثم مربی نصر من کلب نجار فحملونی معهم حتی اذا قدموا فی وادی القری ظلمونی فباعونی من رجل یہودی۔“

ترجمہ: یہ کہ ایک دفعہ بنو کلب کے کچھ سوداگر میرے پاس سے گزرے اور انہوں نے مجھے اٹھا کر اپنے ساتھ لگایا اور آگے چل کر مزید ظلم مجھ پر انہوں نے یہ کیا کہ مجھ کو ایک یہودی کے ہاتھ بیچ کر اس کا غلام بنادیا۔

یہودی شخص کا قرض ادا کرنا:

”عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما انه ‘اخبہ ان اباه توفي وترك عليه ثلاثين وسقاً لرجل من اليهود فاستنظره جابر فابی ان ينظره‘ فکلم جابر رسول اللہ ﷺ ليشفع له اليه فجاء رسول اللہ ﷺ وكلم اليهودی لياخذ ثمر نخله بالذی له‘ فابی فدخل رسول اللہ ﷺ النخل فمشی فیها ثم قال لجابر جد له‘ فاوف له، الذی له‘ فجده‘ بعد ما رجع رسول اللہ ﷺ فاوفاه ثلاثين وسقاً وفضلت له، سبعة عشر وسقاً فجاء جابر رسول اللہ ﷺ ليخبره بالذی کان فوجده یصلی العصر فلما انصرف اخبہ‘ بالفضل فقال اخبر ذالک ابن خطاب فذهب جابر الی عمرؓ فاخبره فقال له عمرؓ لقد علمت حین مشی فیها رسول اللہ ﷺ لیبարکن فیها۔“ [۵]

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ان کے والد کی وفات ہوئی اور ایک یہودی کا قرض تیس وسق، کھجور چھوڑ گئے۔ جابرؓ نے اس سے مہلت مانگی لیکن یہودی نے مہلت دینے سے انکار کیا۔ جابرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تا کہ اسکی سفارش کریں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس یہودی سے گفتگو فرمائی کہ اپنے قرض کے عوض ان کے درخت کا پھل لے لے۔ لیکن اس نے انکار کیا۔ رسول اللہ ﷺ باغ میں داخل ہوئے اور درختوں کے پاس گھومے پھر جابرؓ سے فرمایا کہ اس پھل کو کاٹ لے اور اس کا قرض ادا کر دے۔ رسول اللہ ﷺ کی واپسی کے بعد انہوں نے اس کو کاٹ لیا اور تیس وسق کھجور اس کو پورے دے دیئے اور سترہ وسق بیچ بھی گئے۔ جابرؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تا کہ سارا حال بیان کریں۔ آپ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو میں نے کھجور کے بیج جانے کا حال بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے ابن خطابؓ سے بیان کر دو۔ چنانچہ جابرؓ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے اور ان سے سارا واقعہ بیان کیا تو حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ جب آپ ﷺ باغ میں چل رہے تھے تو میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ کھجور میں برکت ہوگی۔“

غیر مسلموں کی زرعی پیداوار میں شراکت داری:

۱۲۔ ”عن ابن عمر ان عمر بن خطابؓ اجلی اليهود والنصارى من ارض الحجاز وكان رسول اللہ ﷺ لما ظهر علی اہل خیبر اراد ان یخرج اليهود وللرسول ولللمسلمین فسال اليهود رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم ان یترکھم علی ان یکفوا لعمل ولهم نصف الثمر فقال رسول اللہ ﷺ نترکم علی ذالک ما شئنا۔“ [۶]

ترجمہ: ”حضرت عمر بن عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو ملک حجاز سے نکال دیا اور جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو فتح کیا تو آپ ﷺ نے بھی ارادہ فرمایا کہ یہودیوں کو وہاں سے باہر کریں

اور یہودی مملکت پر قبضہ ہونے کے بعد وہ تمام مملکت مسلمانوں اور رسول اللہ ﷺ کی ملکیت ہو گئی تھی تو یہودیوں نے آپ ﷺ سے اس بات کی استدعا کی کہ آپ ہم کو اس شرط پر یہاں رہنے دیں کہ ہم کام کریں گے اور مسلمانوں کو پیداوار میں سے آدھی بٹائی کے پھل ملیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم تم کو اس شرط پر جب تک چاہیں گے رکھیں گے۔“

۱۳۔ ”عن عبد الله قال اعطى رسول الله خيبر اليهود ان يعملوها ويزرعوها ولهم شطرها يخرج منها۔“ [۷]

ترجمہ: ”عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی جائیداد (فتح کرنے کے بعد) یہودیوں کو اس شرط پر دی تھی کہ وہ اس میں کام کریں اور بوئیں جوئیں۔ پیداوار کا آدھا حصہ انہیں ملتا رہے گا۔“

۱۴۔ ”عن ابن عمر ان رسول الله ﷺ عامل اهل خيبر بشرط ما يخرج منها من ثمر اور زرع۔“ [۸]

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر سے زمین کی پیداوار پھل یا کھیتی سے نصف پر عمل کرایا۔“

۱۵۔ ”عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال عامل النبی ﷺ خيبر بشرط ما يخرج منہما من ثمر اور زرع۔“ [۹]

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے پھل اور اناج کی آدھی پیداوار پر وہاں کے رہنے والوں سے معاہدہ کیا۔“

۱۶۔ ”عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول الله ﷺ اعطى خيبر اليهود وعلى ان لعملوها ويزرعوها ولهم شطرها يخرج منها۔“ [۱۰]

ترجمہ: ”عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین یہودیوں کو اس شرط پر سونپی تھی کہ وہ اس میں محنت کریں اور بوئیں اور اس کی پیداوار کا آدھا حصہ لیں گے۔“

تشریح:

مزارعت جیسی مسلمانوں میں آپس میں درست ہے۔ ویسی ہی مسلمان اور کافر میں بھی درست ہے اور جب یہود کے ساتھ مزارعت کرنا جائز ہوا تو ہر ایک غیر مسلم کے ساتھ جائز ہو گا۔ اس قسم کے دنیاوی، تمدنی، معاشرتی، اقتصادی معاملات میں اسلام نے مذہبی تنگ نظری سے کام نہیں لیا ہے۔ بلکہ ایسے جملہ امور میں صرف مفاد انسانی کو سامنے رکھ کر مسلم اور غیر مسلم ہر دو کا باہمی معاملہ جائز رکھا ہے۔ ہاں عدل ہر جگہ ہر شخص کے لیے ضروری ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۖ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (المائدہ: ۸۵)

اے ایمان والو! تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ، راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ۔ کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کر دے۔ عدل کیا کرو جو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

اس آیت کا یہی مفہوم ہے کہ عدل کرو یہی تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔ عدل کا مطالبہ مسلم اور غیر مسلم سب سے یکساں ہے۔ آج کے زمانہ میں اہل اسلام زمین کے ہر حصے پر پھیلے ہوئے ہیں اور بسا اوقات غیر مسلم لوگوں سے ان کے دنیاوی معاملات لین دین وغیرہ کا تعلق رہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آج سے چودہ سو سال قبل ایسے حالات کا اندازہ تھا۔ اس لیے دنیاوی امور میں مذہبی تعصب سے کام نہیں لیا گیا۔

۱۷۔ ”عن نافع ان عبد الله بن عمر رضى الله عنهما ان النبي ﷺ عامل اهل خيبر بشرط ما يخرج مها من

زرع او ثمر فكان يعطى ازواجه مائة وسق ثمانون وسق ثمر و عشرون وسق شعر“ [۱۱]

ترجمہ: ”حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ ان کو عبد اللہ بن عمر نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کی آدھی پیداوار پر معاملہ کیا تو اس میں سے آپ ﷺ اپنی بیویوں کو سو وسق دیتے تھے۔ اسی وسق کھجور اور بیس وسق جو دیتے تھے۔“

تشریح:

آنحضرت ﷺ نے خیبر والوں سے نصف پیداوار پر معاملہ کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ازواج مطہرات کے لیے فی سو وسق غلہ مقرر فرمایا تھا۔ یہی طریقہ عہد صدیقی میں رہا۔ مگر عہد فاروقی میں یہودیوں سے معاملہ ختم کر دیا گیا۔ اس لیے حضرت عمر فاروقؓ نے ازواج مطہرات کو غلہ یا زمین ہر دو کا اختیار دے دیا تھا۔ ایک وسق چار من اور بارہ سیر وزن کے برابر ہوتا ہے۔

درج بالا حدیث۔ ان النبی ﷺ عامل خیبر بشرط ما يخرج منها۔ کے بارے حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔

”بذا الحديث هو عمدة من اجز المزارعة والمكابرة لتقرير النبي ﷺ كذا لك واستمراره على عهد ابی

بكرالى ان بعلام عمر۔“

یعنی یہ حدیث عمدہ دلیل ہے اس کی جو مزارعت اور مخابرہ کو جائز قرار دیتا ہے۔ اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے اس طریق کار کو قائم رکھا۔ اور حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ میں بھی دستور رہا۔ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا۔ آپ نے بعد میں ان یہود کو خیبر سے جلا وطن کر دیا تھا۔ کھیتی کے علاوہ جملہ پھل دار درختوں میں بھی یہ معاملہ جائز قرار دیا گیا کہ کارکنان کے لیے مالک پھولوں کا کچھ حصہ مقرر کر دیں۔

اس میں کھیت اور باغ کے مالک کا بھی فائدہ ہے کہ وہ بغیر محنت کے پیداوار کا ایک حصہ حاصل کر لیتا ہے اور محنت کرنے والے کے لیے بھی سہولت ہے کہ وہ زمین سے اپنی محنت کے نتیجہ میں پیداوار لے لیتا ہے۔ محنت کش طبقہ کے

لیے یہ وہ اعتدال کا راستہ ہے جو اسلام نے پیش کر کے ایسے مسائل کو حل کر دیا ہے۔ توڑ پھوڑ، فتنہ، فسادات، تخریب کاری کا وہ راستہ جو آج کل بعض جماعتوں کی طرف سے محنت کش لوگوں کو ابھارنے کے لیے دنیا میں جاری ہے۔ یہ راستہ شرعاً بالکل غلط اور قطعاً ناجائز ہے۔

غیر مسلم کو اجرت پر لینا:

عقد اجارہ کے لیے مسلمان ہونا شرط نہیں ہے۔ اس لیے عام حالات میں بھی مسلمان کی طرح کافر سے بھی عقد اجارہ صحیح ہے۔ جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے بھی ایک کافر کو بطور رہبر کے اجرت پر رکھا۔ جس کا پس منظر یہ ہے کہ عرب میں چونکہ راستے بہت دشوار گزار ہوا کرتے تھے اور ذرا سی بھول چوک بھی اس سلسلے میں بڑی خطرناک ثابت ہوتی تھی۔ اس لیے عام طور پر قافلے جب نکلتے تو ان کے ساتھ ان راستوں کا کوئی نہ کوئی ماہر بھی ضروری ہوتا تھا۔ جو راستے کے تمام خطرات سے پوری طرح واقف ہوتا تھا۔ ایسے ماہرین عرب میں کرائے پر عام طور پر مل جاتے تھے۔ چنانچہ آپؐ نے راستوں کے ماہر آدمی کو کرائے پر لیا۔ اگرچہ وہ غیر مسلم تھا۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث میں وارد ہے:

۹۔ ”عن عائشة واستاجرا لنبی ﷺ وابوبکر رجلا من بنی الدیل ثم من بنی عبد بن عدی ہادیا خریثاً الخریث الماہریا لہدایۃ قد غمس یمین حلف فی آل العاص بن وائل وهو علی دین کفار قریش فامناہ فدفعنا الیہ براحلیتہما ووعدہ غار ثور بعد ثلث لیال فاتاہما براحلیتہما صبیحۃ لیال ثلث فارتحلا وانطلق معہما عامر ابن فہیرۃ والدلیل الدیلی فاخذ بہم اسفل مکۃ وهو طریق الساحل۔“ [۱۲]

ترجمہ: ”حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ اور حضرت ابو بکرؓ نے (ہجرت کی رات) قبیلہ بنی دیل کے اور پھر قبیلہ بنو عبد بن عدی کے ایک شخص کو بطور ماہر راہبر اجرت پر رکھا۔ (حدیث میں لفظ) ”خَیْثُ“ کے معنی راہبری میں ماہر کے ہیں۔ اس کا آل عاص بن وائل سے معاہدہ تھا اور وہ کفار قریش ہی کے دین پر قائم تھا۔ لیکن آپؐ اور حضرت ابو بکرؓ کو اس پر اعتماد تھا۔ اس لیے اپنی سواریاں انہوں نے اسے دیدیں اور غار ثور پر تین رات کے بعد اس سے ملنے کی تاکید کی تھی۔ چنانچہ وہ شخص تین رات کے گزرتے ہی صبح کو دونوں حضرات کی سواریاں لے کر حاضر ہو گیا۔ اس کے بعد یہ حضرات وہاں سے عامر بن فہیرہ اور اس دلی راہبر کو ساتھ لے کر چلے۔ یہ شخص ساحل کی طرف سے انہیں لے چلا تھا۔“

۱۰۔ ”ان عائشۃ زوج النبیؐ قالت استاجر رسول اللہ ﷺ وابوبکر رجلا من بنی الدیل ہادیا خریثاً وهو علی دین کفار قریش فدفعنا الیہ براحلیتہما ووعداہ غار ثور بعد ثلث لیال براحلیتہما صبح ثلث۔“ [۱۳]

ترجمہ ”نبی کریمؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ اور ابو بکرؓ نے بنو دیل کے ایک ماہر راہبر سے اجرت طے کر لی۔ وہ شخص کفار قریش کے دین پر قائم تھا۔ ان دونوں حضرات نے اپنی سواریاں اس کے حوالے کر دی تھیں اور تین راتوں کے بعد صبح سویرے ہی سواریوں کے ساتھ غار ثور پر ملنے کی تاکید کی تھی۔“

تشریح:

ان احادیث میں رسول کریم ﷺ کی ہجرت سے متعلق ایک جزوی ذکر ہے کہ آپؐ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شب ہجرت میں سفر شروع کرنے سے پہلے ایک ایسے شخص کو بطور راہبر مزدور مقرر فرمایا تھا جو کفار قریش کے دین پر تھا اور یہ بنو دیل میں سے تھا۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اس پر اعتماد تھا۔ اس لیے اپنی ہر دو سواریوں کو اس کے حوالہ کرتے ہوئے اس سے وعدہ لے لیا کہ وہ تین راتیں گزر جانے کے بعد دونوں سواریوں کو لے کر غار ثور پر چلا آئے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور آپؐ ہر دو نے سفر شروع کیا۔ یہ شخص بطور ایک ماہر راہبر کے تھا اور عامر بن فہیرہ کو ہر دو سواریوں کے لیے نگران کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اس شخص کو اس شرط پر مزدور مقرر کیا کہ وہ اپنا مقررہ کام تین راتیں گزرنے کے بعد انجام دے۔ اسی طرح اگر ایک ماہ بعد یا ایک سال بعد کی شرط پر کسی کو مزدور رکھا جائے اور ہر دو فریق راضی ہوں تو ایسا معاملہ کرنا درست ہے۔

غیر مسلموں کے ساتھ دستکاری کرنا

حضور اکرم ﷺ نے غیر مسلموں کو زمین آباد کرنے کے لیے دی تھی اور ان کے ساتھ پیداوار کے حصے میں شراکت کا حکم دیا تھا۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث میں ہے:

۱۱۔ ”عن ابن عمران النبی ﷺ اعطی خیبر الیہود علی ان یعملوها ویزرعوها ولہم شطرما خرج

منہا۔“ [۱۴]

ترجمہ ”حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے خیبر کی اراضی یہودیوں کو اس شرط پر دی تھی کہ اس میں کام کریں اور زراعت کریں اور اس کی پیداوار کا آدھا حصہ ان کا رہے گا۔“

غیر مسلم سے قرض لینا:

زید بن سعہ یہودی سے کسی موقع پر آپ ﷺ نے قرض لیا تھا اور واپسی کی ایک تاریخ متعین تھی۔ لیکن وہ مقررہ تاریخ سے تین دن پہلے قرض کا تقاضہ کرنے آگیا اور گستاخانہ انداز میں شانہ مبارک سے چادر کھینچتے ہوئے بد زبانی شروع کر دی اور کہنے لگا کہ تم عبد المطلب بڑے نادہندہ اور وعدہ خلاف ہو۔ اس کی اس بد کلامی پر آپ ﷺ مسکرا

رہے تھے۔ حضرت عمر بن خطابؓ وہاں پر موجود تھے۔ ان سے برداشت نہ ہو سکا۔ انہوں نے اس کو جھڑک کر اسے بے ہودہ گوئی سے روکنا چاہا۔ لیکن آپ ﷺ نے انہیں منع فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ اے عمر! تم نے ہم سے وہ رویہ اختیار نہیں کیا جو ہونا چاہیے تھا۔ اور جسکی ہمیں ضرورت بھی تھی۔ یعنی مناسب یہ تھا کہ تم اسے جھڑکنے کی بجائے مجھے قرض کی ادائیگی اور وعدہ نبھانے کی تلقین کرتے اور اسے حسن ظنی اور پیار و محبت اور نرمی سے تقاضا کرنے کی ہدایت کرتے۔ یہ کہہ کر آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطابؓ کو ارشاد فرمایا کہ اس کا قرض ادا کرو اور پھر اس کو جھڑکنے کے معاملے میں مزید بھی بیس صاع جو دے دیں۔ اس طرز عمل اور خوش اخلاقی و حسن ادا سے وہ یہودی بہت ہی متاثر ہوا۔ بالآخر وہ مسلمان ہو گیا۔ [۱۵]

یہودی سے کنواں خریدنا:

۱۹۔ ”وقال عثمان رضي الله عنه قال النبی ﷺ، من يشتري بئر رومة فيكون دلوه فيهما كدلاء المسلمين

فاشترابا عثمان رضي الله عنه۔“ [۱۶]

ترجمہ: ”اور حضرت عثمانؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو بئر رومہ (مدینے کا ایک مشہور کنواں) کو خرید لے اور اپنا ڈول اس میں اس طرح ڈالے جس طرح اور مسلمان ڈالیں۔ (یعنی اسے وقف کر دے) آخر حضرت عثمانؓ نے اس کنوئیں کو خریدا۔“

تشریح:

بئر رومہ مدینہ کا مشہور کنواں ایک یہودی کی ملکیت میں تھا۔ مسلمان اس سے خرید کر پانی استعمال کیا کرتے تھے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے اسے خریدنے اور عام مسلمانوں کے لیے وقف کر دینے کی ترغیب دلائی۔ جس پر حضرت سیدنا عثمان غنیؓ نے اسے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ کنواں، نہر، تالاب وغیرہ پانی کے ذخائر کسی بھی فرد کی ملکیت میں آسکتے ہیں۔ اس لیے اسلام میں ان سب کی خرید و فروخت و ہبہ اور وصیت وغیرہ جائز رکھی ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ کا یہ کنواں بھم اللہ آج بھی موجود ہے۔ حکومت سعودیہ نے اس پر ایک بہترین فارم قائم کیا ہوا ہے اور مشینوں سے یہاں آبپاشی کی جاتی ہے۔ یہاں کا ماحول بے حد خوشگوار ہے۔ اللہ ہر مسلمان کو یہ ماحول دیکھنا نصیب کرے۔ آمین!

اجرت پر غیر مسلموں کی بکریاں چرانا

رسول اکرمؐ نے تمام دنیا کے انسانوں کو اپنے حسن و اخلاق اور معاملات سے واضح کر دیا کہ محنت اور مزدوری کرنے والا شخص اللہ کو محبوب ہے۔ آپؐ نے خود اپنے ہاتھوں سے مزدوری کی اور اپنے ہاتھ کی کمائی کرنے کی بہت بڑی

فضلیت بتائی۔ رسول اکرمؐ نے تمام انبیاء کرام کے سردار ہونے کے باوجود بھی مزدوری کی اور غیر مسلم قریش کی بکریاں مزدوری پر چرائیں۔

۷۔ ”عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال ما بعث الانبیاء الا رعی الغنم فقال اصحابہ و انت؟ فقال نعم

كنت ارعاها على قراريط لابل مكة - [۱۷]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا۔ جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں اس پر صحابہؓ نے پوچھا کہ آپ ﷺ نے بھی چرائی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں! میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قراط کی اجرت پر چرایا کرتا تھا۔“

۸۔ ”عن ابی ہریرۃ قال ، قال رسول اللہ ﷺ ما بعث اللہ نبیاً الا راعی غنم قال له اصحابہ، و انت یا

رسول اللہ؟ قال و انا كنت ارعاها لاهل مكة بالقراريط قال سويد ”یعنی کل شاة بقیراط۔“ [۱۸]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ نے جتنے بھی انبیاء بھیجے ہیں۔ سب نے بکریاں چرائی ہیں تو صحابہؓ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! آپؐ نے بھی؟ تو فرمایا، میں بھی چند قیراط پر اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ حضرت سويدؓ (راوی) کہتے ہیں کہ ایک بکری پر ایک قیراط ملتا تھا۔“

تشریح:

مزدوری کے طور پر بکریاں چرانا بھی ایک حلال پیشہ ہے۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ بکریوں پر گائے بھینس، بھیڑوں اور اونٹوں کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے کہ ان کو مزدوری پر چرانا چکانا جائز اور درست ہے۔ ہر پیغمبر نے بکریاں چرائی ہیں۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ بکریوں پر رحم اور شفقت کرنے کی ان کو ابتدائے عمر ہی سے عادت ہو اور رفتہ رفتہ بنی نوع انسان کی قیادت کرنے سے بھی وہ متعارف ہو جائیں اور جب اللہ ان کو یہ منصب جلیلہ بخشے تو رحمت اور شفقت سے وہ ابن آدم کو راہ راست پر لاسکیں۔ اس اصول کے تحت جملہ انبیاء کرامؑ کی زندگیوں میں آپؐ کو رحمت اور شفقت کی جھلک نظر آئے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی ہدایت کے لیے بھیجا جا رہا تھا۔ ساتھ ہی تاکید کی جا رہی ہے؛

فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيْسًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَى (طہ ۲۰:۲۲)

اسے نرمی سے سمجھاؤ کہ شاید وہ سمجھ لے یا ڈر جائے۔

یعنی دونوں بھائی فرعون کے ہاں جا کر اس کو نہایت ہی نرمی سے سمجھانا۔ شاید وہ نصیحت پکڑ سکے یا وہ اللہ سے ڈر سکے۔ اسی نرمی کا نتیجہ تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادو گروں پر فتح عظیم حاصل فرمائی۔ ہمارے رسول کریم ﷺ نے بھی اپنے بچپن میں مکہ والوں کی بکریاں اجرت پر چرائی ہیں۔ اس لیے بکری چرانا ایک طرح سے ہمارے رسول

کریم ﷺ کی سنت بھی ہے۔ آپ اہل مکہ کی بکریاں چند قیراط اجرت پر چرایا کرتے تھے۔ قیراط آدھے دانق کو کہتے ہیں۔ جس کا وزن ۵ جو کے برابر ہوتا ہے۔

غیر مسلموں کے ساتھ تجارت کرنا:

رسول اکرم ﷺ جس طرح باقی معاملات اور لین دین غیر مسلموں سے کرتے تھے۔ اسی طرح ایک دفعہ آپ نے مشرک شخص سے کچھ بکریوں کا لین دین بھی کیا تھا۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے؛

۴۔ ”عن عبدالرحمن ابن ابی بکر جاء مشرك بغنم فاشتري النبي ﷺ منه شاة“ [۱۹]

ترجمہ: ”حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ ایک مشرک شخص بکریاں بیچنے کے لیے لایا تو نبی کریم ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی۔“

۵۔ ”عن عبدالرحمن بن ابی بکر قال كنا مع النبي ﷺ ثم جاء رجل مشرك مشعان طويل“ يغنم يسوقها

فقال النبي ﷺ بيعاً ام عطية؟ او قال ام هبة قال لا بل بيع فاشتري منه شاة [۲۰]

ترجمہ: ”حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک مُسْنَدُ، طویل القامت مشرک شخص بکریوں کو ہانکتا ہوا آیا، آپ نے اس سے فرمایا کہ یہ بیچنے کے لیے ہیں یا عطیہ ہیں؟ یا آپ نے اس سے فرمایا کہ یہ بیچنے کے لیے ہیں یا ہبہ کے لیے ہیں۔ تو اس مشرک نے کہا کہ نہیں بلکہ یہ بیچنے کے لیے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس سے ایک بکری خریدی۔“

۶۔ ”عن عبدالرحمن بن ابی بکر قال كنا مع النبي ﷺ ثلاثين ومائة فقال النبي ﷺ بل مع احد منكم

طعام فاذا مع رجل صاع من طعام اونحوه ، فعجن ثم جاء رجل مشرك مشعان طويل يغنم يسوقها

، فقال النبي ﷺ ابيع ام عطية او قال هبة ؟ قال لا بل بيع ، قال فاشتري منه شاة فصعت فامر النبي

ﷺ بسواد البطن يشوى“ [۲۱]

ترجمہ: ”حضرت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ہم لوگ آپ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور ہم لوگ ایک سوتیس تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز کھانے کے لیے ہے۔ تو ایک شخص کے پاس ایک صاع یا اس کے لگ بھگ کھانا نکل آیا۔ اس کو گوندھا گیا۔ اتنے میں ایک مشرک شخص لمبا ترنگا بکریاں ہانکتے لیے جا رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا، کیا تو ان کو بیچتا ہے۔ یا ہبہ کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ نہیں میں بلکہ ان کو بیچتا ہوں تو آپ نے اس سے ایک بکری خریدی۔ پھر ذبح کیا گیا تو آپ نے اس کی کچی بھوننے کا حکم دیا۔“

تشریح:

کفار سے معاملہ داری کرنا جائز ہے۔ مگر ایسا معاملہ درست نہیں جس سے وہ اہل اسلام کے ساتھ جنگ کرنے میں مدد پاسکیں اور اس حدیث کی رو سے کافر کی بیع کو نافذ ماننا بھی ثابت ہوا اور یہ بھی کہ اپنے مال میں وہ اسلامی قانون میں مالک ہی مانا جائے گا اور اس حدیث سے کافر کا ہدیہ قبول کرنا بھی جائز ثابت ہوا۔ یہ جملہ قانونی امور ہیں۔ جن کے لیے اسلام میں یہ ممکن گنجائش رکھی گئی ہے۔ مسلمان جب کہ ساری دنیا میں آباد ہیں۔ ان کے بہت سے لین دین کے معاملات غیر مسلموں کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں۔ لہذا ان سب کو قانونی صورتوں میں بتلایا گیا اور اس سلسلہ میں بہت فراخ دلی سے کام لیا گیا ہے۔ جو اسلام کے دین فطرت اور عالمگیر ہونے کی واضح دلیل ہے۔

غیر مسلم سے ادھار لینا:

رسول اکرم ﷺ نے ایک غیر مسلم (یہودی) کے پاس رہن کے طور پر زرہ رکھوائی اور اس کے عوض غلہ خریدا جیسا کہ احادیث میں وارد ہے:

۱۔ ”عن عائشة ان النبی ﷺ اشترى طعاماً من یہودی الى اجل ورهنه درعاً من حديد۔“ [۲۲]

ترجمہ: ”حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ایک یہودی سے ایک متعین مدت تک کے لیے غلہ خریدا اور اپنی زرہ بطور گروی (رہن) اس کے پاس رکھی۔“

۲۔ ”عن انس انه مشی الى النبی ﷺ بخیبر شعیروا هالة سنخة ولقد رهن النبی ﷺ درعاً بالمدينة عند

یہودی واخذ منه شعیرا هله۔“ [۲۳]

ترجمہ: ”حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں جو کی روٹی اور بگڑا ہوا خراب روغن (سالن کے طور پر لے گئے) تو اس وقت کی حالت یہ تھی کہ اپنی زرہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی اور اس سے اپنے گھر کے لیے کھانا ادھار لیا تھا۔“

اسی طرح ایک اور حدیث ہے جو کہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے:

۳۔ ”عن عائشة قالت اشترى رسول الله ﷺ من یہودی طعاماً بنسیئة ورهنه درعه۔“ [۲۴]

ترجمہ: ”حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ ادھار خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی تھی۔“

تشریح:

ان احادیث سے آنحضرت ﷺ کی اقتصادی زندگی پر روشنی پڑتی ہے۔ خدا نخواستہ آپ دنیا دار ہوتے تو یہ نوبت نہ آتی کہ ایک یہودی کے یہاں اپنی زرہ گروی رکھ کر راشن حاصل کریں اور راشن بھی جو کی شکل میں، جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے آنے والے لوگوں کے لیے ایک عمدہ ترین نمونہ پیش فرمادیا کہ وہ دنیاوی عیش و آرام اور ناز

نخروں کے وقت اسوہ محمدی ﷺ کو یاد کر لیا کریں۔ مقصد یہ ہے کہ انسان کو زندگی میں کبھی ادھار بھی کوئی چیز خریدنی پڑتی ہے۔ لہذا اس میں کوئی قباحت نہیں اور اس سے غیر مسلموں کے ساتھ لین دین کا تعلق بھی ثابت ہوا۔

حوالہ جات

- ۱۔ بخاری، ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب استقراض و الاداء، باب حسن القضاء، ج ۱، رقم ۲۴۲۳
Bukhari, Abu Abdullah, Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari, Kitab Istiqraz w ada oddoyoon, volumul 1, number 2423
- ۲۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، باب حسن القضاء، ج ۱، رقم ۱۳۱۴
Tirmizi, Abu eesa Muhammad bin eesa, Sunan e tirmizi, baab Hasan Al-Qaza, volumul 1, number. 1314
- ۳۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب الاطعمہ، ج ۱، ص ۲۱۰، رقم ۴۲۲
Bukhari, Sahih Bukhari, Kitab al-Atima, vol.1, p.210, number 422
- ۴۔ بخاری، صحیح بخاری، باب شراء المملوک من الحر، ج ۱، ص ۳۷۰، رقم ۲۲۱۷
Bukhari, Sahih Bukhari, Baab Shira Al-Mamlook Min Al-Harbi, Vol. 1, p.370, Nr. 2217
- ۵۔ بخاری، صحیح بخاری، کتاب الاستقراض و الاداء، باب حسن القضاء، ج ۱، رقم ۲۲۹۳
Bukhari, Sahih Bukhari, Kitab al-Istiqraz wa ada alDyoon, volumul 1, number:2293
- ۶۔ صحیح بخاری، باب جہاد اور سیرت، ج ۲، ص ۴۱۴، رقم ۴۱۵
Sahih Bukhari, Baab Jihad aur Sirat, volumul 2, p: 414, number: 415
- ۷۔ صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب مشارکۃ الذی والمشرکین فی المزارعہ، رقم ۲۳۲۳
Sahih Bukhari, Kitab ul boyooay, Baab Musharakat al-Zimmi wa Wal Mushrekern Fil muzary number. 2323
- ۸۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، کتاب الاحکام، باب ما جاء فی المزارعہ، ج ۱، ص ۳۸۹، رقم ۱۳۴۳
Tirmizi, Abu Isa Muhammad bin Isa, Kitab al-Ahkam, Baab Ma jaa fil-Muzariate Vol.1 p. 389, number:1343
- ۹۔ صحیح بخاری، باب اذالم بشرط السنین، ج ۱، ص ۳۱۳، رقم ۲۳۲۹
Sahih Bukhari, Baab Aza lam Yashtrat al-Sineen, Vol. 1, p. 313, number:2329
- ۱۰۔ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب المزارعہ مع الیہود، ج ۱، رقم ۱۴۵۴
Sahih Muslim, Kitab Al-Bayu, Baab Al-Mujarah cu Al-Hud, vol-1. Raqum:1454
- ۱۱۔ صحیح بخاری، باب المزارعہ بالشرط ونحوہ، مکتبہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی، ص ۳۱۳، رقم ۲۳۳۳
Sahih al-Bukhari, Baab Al-Mujarah wa billshrt wa Naho, Maktba Qadeemi Kutb khana, Aram Bagh, Karachi, p.313, Raqum:233
- ۱۲۔ مسلم، ابو الحسن، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب استیجار المشرکین عند الضرورہ، رقم ۲۱۱۹
Muslim, Abu alhasan, Muslim bin hajaj, saheeh Muslim, Kitab ul Boyoo, Baab Istijar ul-Mushrikeen inda alzarora, number 2119
- ۱۳۔ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب استاجر الجیر الیہ، بعد ثلاثہ ایام، رقم ۱۴۰۳

Sahih Muslim, Kitab al-Boyoo, Baab Istajara ajeera liyaamal Lahoo, Bad Salasata ayyam, number:1403

- ۱۴۔ صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب المزارة مع الیہود، ج ۱، ص ۳۱۳، رقم ۱۴۵۶
- Sahih Bukhari, Kitab al Boyoo, Baab almuzaria ma alyahood, vol. 1, p. 313, number:1456
- ۱۵۔ شبلی نعمانی، سیرت النبیؐ، ج ۲، ص ۲۱۲
- Shibli Nomani, Sirat al-Nabi, vol. 2, p. 212
- ۱۶۔ بخاری، صحیح بخاری، باب فری الشرب، ج ۱، ص ۴۹۴، رقم ۲۳۰۰
- Bukhari, Sahih Bukhari, Baab fre Al-Sharb, vol-1. P494, number:2300
- ۱۷۔ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب رعی الغنم علی قراریط، رقم ۲۱۱۸
- Sahih Muslim, Kitab Al boyoo, Baab Ray ul-Ghunm Ala Qaraeet, number 2118
- ۱۸۔ ابن ماجہ، ابو عبد اللہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، باب الصناعات، ج ۳، ص ۲۱۱، رقم ۲۱۴۹
- Ibn e Majah, Abu Abdullah Baab alSnaat, vol: 3, p: 211, number:2149
- ۱۹۔ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب شراء الامام الحواج بنفسه، ج ۱، ص ۲۸۱، رقم ۱۹۴۰
- Sahih Muslim, Kitab al-Bayu, Baab Shara al- imam ul-Hwaheeh benafsa, vol. 1, p.281, number 1940.
- ۲۰۔ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب شراء و البیع مع المشرکین و اهل الحرب، ج ۱، ص ۳۰۶، رقم ۳۰۶۴
- Sahih Muslim, Kitab al-Bayu, Baab shara wa albaye ma al mushraken wa al Harb, Raqm: 3064
- ۲۱۔ صحیح بخاری، کتاب الاطعمه، ج ۲، ص ۲۹۵، رقم ۳۴۲
- Sahih Bukhari, Kitab al-Tohama, Vol. 2, p. 295, number:342
- ۲۲۔ مسلم، ابو الحسن بن حجاج، جامع الصحیح المسلم، کتاب البیوع، باب شراء النبیؐ، قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی، ج ۱، ص ۲۹۸، رقم ۱۹۳۹
- Muslim, Abu al-Hasan bin Hajjaj, Jami al-Saheeh al-Muslim, Kitab al-Bayu, Baab alshara ul Nabi, Qadim Katbkhana Aram Bagh Karachi, vol.1, p.298, number 1939
- ۲۳۔ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب شراء النبیؐ، قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی، ج ۱، ص ۲۷۸، رقم ۱۹۳۰
- Sahih Muslim, Kitab al-Bayu, Kitab al-Bayu, Baab alshara ul Nabi, Qadim Katbkhana Aram Bagh, Karachi, Vol. 1, p. 278, Ediția 1930.
- ۲۴۔ صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب شراء الامام الحواج بنفسه، ج ۱، ص ۲۸۱، رقم ۱۹۴۰
- Sahih Muslim, Kitab al-Bayu, Baab shara al- imam ul-Hwaheeh benafsa, vol:1, p.281, Number:1940.